از میر عبد الصمد خان

# خوشحال خان خٹک
# شاعرِ اسلام

پشتو ادب اپنے ابتدائی دور ہی سے اسلامی تعلقات، اسلامی ثقافت اور اسلامی تہذیب و معاشرت کا مبلغ و معلم رہا ہے۔ جس کی وجہ یہ ہے کہ اس زبان کے بولنے والوں اور اسلام کا ظہور قریباً ساتھ ساتھ ہوا ہے۔ اسلام سے قبل کے پشتو ادب کا واضح سراغ اب تک نہیں ملا ہے۔ زیادہ سے زیادہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ پشتو زبان اور ادب بالکل ابتدا میں عربی و فارسی الفاظ و تراکیب سے نا آشنا تھی لیکن ساتویں صدی عیسوی کے بعد اس میں عربی اور فارسی کے الفاظ داخل ہونا شروع ہوئے۔ اور یہیں سے اس کے معلوم ادب کی ابتدا بھی ہوتی ہے۔ اس زبان کی ادبی ابتدا نظم سے ہوئی ہے۔ اس کا جتنا بھی شعری ادب ہے وہ اسلامیات کا حامل ہے حتیٰ کہ عشق و محبت کی شعر و شاعری میں بھی وہی باتیں کہی گئی ہیں جو بعد از اسلام کی عربی اور فارسی شاعری کا خاصا ہیں۔

جہاں تک پشتو نثر کا تعلق ہے اس کی پہلی کتاب جواب سے چار ساڑھے چار سو سال قبل لکھی ہوئی بتائی جاتی ہے۔ اولیاء کے تذکروں پر مشتمل ہے۔ اخوند درویزہ اور بایزید کی پشتو نثری تحریروں میں بھی مذہبی مسائل اور عقائد پر بحث کی گئی ہے۔

الغرض خوشحال خان خٹک سے پہلے اور بعد کے دونوں زمانوں میں اب تک پشتو ادب اور اسلام میں چولی دامن کا تعلق رہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ پشتو میں اسلامی لٹریچر کی فراوانی ہے۔

خوشحال خان خٹک جو پشتو ادب کا سب سے بڑا نمائندہ ہے۔ اسلام کا بھی سب سے بڑا ترجمان اور مبلغ ہے۔ اس نے جہاں شرعی مسائل بیان کئے ہیں وہاں قرآنی تعلیمات کی حقیقی روح بھی پیش کی ہے وہ علامہ اقبال ہی کی طرح قرآن پاک کا شارع اور مفسر ہے۔ اور اس کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ وہ نفاذِ شریعت کی بے حد تاکید کرنے کے علاوہ ہر غیر اسلامی فکر و عمل کی بے حد مذمت بھی کرتا ہے۔

ذیل میں اس کے کچھ ایسے اشعار کا ترجمہ پیش کیا جاتا ہے جن میں شریعت پر عمل کرنے اور کرانے کی سخت تاکید کی گئی ہے۔

★ "تو وہ کام کر جو شرعی احکام کے مطابق ہیں۔ رسم و رواج پر ہرگز عمل نہ کر۔

★ اے خوشحال اوامر پر چل۔ نہی سے روگردانی کر کیونکہ جو شخص نہی پر عمل پیرا ہوتا ہے وہ جلد پشیمان ہوتا ہے۔

★ قرآن کو پیش نظر رکھ۔ اس پر بار کر اور غلط راہوں پر نہ چل۔ شرع کے آگے سر تسلیم خم کر اور اس بحر میں بے خوف و خطر کود پڑ۔

★ شرع کے مخالف کرنا سراسر شیطان ہے وہ شخص رو سیاہ ہو جو جھوٹی باتوں پر عمل کرتا ہے۔

★ میں تو اس قرآن کو مانتا ہوں جو آسمان سے نازل ہوا ہے۔ یونانی قسم (غیر آلامی) کی باتوں سے میرا کوئی سروکار نہیں ہے۔

★ جو دیندار مردان باصفا کے کام چھپے ہوئے نہیں ہوتے وہ اس پانی تک کو مردار خیال کرتے ہیں جس کا پینا شرع میں ناروا ہو۔

★ آدمی شریعت کے ناموافق جو بھی قدم اٹھائے گا اس سے اس کی باز پرس ہوگی۔

★ شریعت کہتی ہے اچھا کھاؤ۔ اچھا پیو۔ لیکن حرام حلال میں تمیز کرتے رہو۔

★ خواہ تخت پر بیٹھو تمہیں مبارک ہو۔ لیکن اے میرے دوست راہ شریعت پر ثابت قدم اور استوار رہو۔

★ اچھا وہ ہے جو شریعت کی راہ پر سیدھا چلے اور برا وہ ہے جو شرعی انتشار سے تباہ و برباد ہو۔

★ جو کام تقویٰ یا فتویٰ پر نہ ہو تو اسے میں الحاد و ارتداد سمجھتا ہوں۔

خوشحال خان خٹک نے ایسے ہی بے شمار اشعار میں شریعت کی پابندی پر زور دیا ہے۔ اعمال صالح کی تاکید کی ہے اور صحیح مسلمان کی نشاندہی کی ہے۔ اس کے نزدیک مومن وہ ہے جو محکم یقین رکھنے کے ساتھ ساتھ خدا کا خوف اور دین کا درد رکھتا ہو۔ دنیا کے باقی سارے کام فنا ہو جائیں گے لیکن دین کا کام ہمیشہ باقی رہے گا۔ وہ مسلمان ہونے پر خدا کا شکر ادا کرتا ہے۔

★ اے خدا تو نے مجھے پانی اور مٹی سے پیدا کیا اور دین متین سے بہرہ ور کیا۔ میں نے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا دین قبول کیا ہے کسی دوسرے دین سے میری توبہ۔

خوشحال خان کہتا ہے جس گھر میں کلام پاک کی تلاوت ہوتی ہے اس گھر کے خورد و کلاں تمام افراد غم و رنج سے محفوظ ہوں گے۔ ان کا گناہ اس طرح جلا کرے گا جیسے خس و خاشاک آگ میں جلتے ہیں۔

وہ وحدت خداوندی پر یقین کامل رکھتے ہوئے کہتا ہے۔

ہر تشنہ جو دریائے وحدت سے سیراب ہو جائے۔ وہ باقی تمام دنیا کو ایک سراب سمجھتا ہے جس کے دل میں

چراغ وحدت روشن ہو جائے اس کا چہرہ نورانی بن کر آفتاب ہو جاتا ہے۔

خوشحال خان اسلامی عقائد کی تبلیغ ہی نہیں کرتا۔ وہ لوگوں میں اسلامی اوصاف بھی پیدا کرنا چاہتا ہے۔

* تمام لوگوں کے خیر خواہ رہو۔ ہر گمراہ کو راہ ہدایت دکھایا کرو۔ کسی سے طمع نہ رکھو۔ سخاوت کا دروازہ ہر ایک کے لئے کھلا رکھو۔ اور تاج و تخت کے بغیر بادشاہ بن کر رہو۔

اس کے نزدیک آدمی وہ ہے جو حق شناس، شکر گذار، باوفا اور سچا ہو۔ جو حقدار کا حق ادا کرتا ہو۔ پردہ پوش ہو۔ عفو و درگذر سے کام لیتا ہو۔ عدل و انصاف کی خو خصلت رکھتا ہو۔ کسی کو آزار نہ دیتا ہو۔ اس کا سینہ کینہ حسد اور بغض سے خالی ہو فراخ دل اور ہمت والا ہو۔

خوشحال خان خٹک جن اوصاف کو اپنانے پر زور دیتا ہے اور جن اقدار کو اختیار کرنے کی تلقین کرتا ہے وہ سراسر اسلامی ہیں۔ اور ان کی بدولت ہمارا معاشرہ تمام روحانی اور مادی خوشیوں سے بہرہ ور ہو کر اس معراج کو حاصل کرنے کے قابل بن سکتا ہے جس کا حصول مسلمانوں کا مقصد حیات اور نصب العین قرار دیا گیا ہے۔

وہ ایک راسخ العقیدہ مسلمان ہے اور چونکہ اسلام پر اس کی گہری نظر ہے اس لئے وہ بدعتوں، توہمات اور باطل رسم و رواج اور غلط و غیر اسلامی تصورات کی نفی کر کے خالص اسلام کی پیروی پر زور دیتا ہے۔

خوشحال خان خٹک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عاشق صادق ہے۔ اس نے نہایت ہی ولولہ انگیز نعتیں کہی ہیں۔ اسی طرح حمد و مناجات اس کی شاعری کا ایک اہم حصہ ہے۔ اصحاب رسول کا فدائی۔ خلفائے راشدین کا والہ و شیدا ہے۔ اہل بیت کا حلقہ بگوش اور دیگر بزرگان دین کا مداح و ثنا خواں ہے۔

خوشحال خان مرد مومن ایک پاکباز و جاں سپار انسان ہے۔ جو صاحب عزم و ہمت ہے۔ برکت والا ہے۔ کاروبار زیست میں دوسرے لوگوں کے لئے راحت اور رحمت ہے۔ کم گفتار و الا بسیار کردار ہے۔ بلندی کا موقع محل ہو تو وہ سرو قد ہے اور پستی، نرمی اور حلم و بردباری کا مقام ہو تو وہ طاق انگور کی طرح چاروں طرف خاک پر بچھ جاتا ہے۔ وہ غنچے کی طرح منہ سے خاموش اور سینہ چاک ہوتا ہے جس کے ارد گرد بلبل چہچہاتے ہیں۔ یار کے لئے موم اور اغیار کے لئے پتھر ہے۔ وہ ایسے مردوں پر فدا ہونا چاہتا ہے۔ جو بجلی کی کڑک بھی ہو اور باران رحمت بھی۔ غیرت کا پیکر اور عزت کا محافظ اور نگہبان بھی۔ دین و دانش رکھتے ہوں اور داد و دہش میں یکتا ہوں۔ اپنا بوجھ بھی خود اٹھاتے ہوں اور دوسروں کا بار اٹھانے سے بھی دریغ نہ کرتے ہوں۔ قول اور عہد کے پختہ ہوں۔ جھوٹ، فریب اور ریا کاری سے بالکل ناآشنا اور سخت نفرت کرنے والے ہوں۔ الغرض وہ اسلام کی تعلیمات اور قرآن پاک کے تصور پر بالکل پورا اترتے ہوں۔

خوشحال خان خٹک ہر حالت میں خدا پر توکل اور تکیہ رکھتا ہے اور باقی تکیوں کو نیست و نابود سمجھتا ہے

★ یا تو خدائے واحد کا سہارا ہے اور یا تلوار کا۔ جرگوں اور کانفرنسوں سے بات طے نہیں ہوتی۔ وہ اس مسلمان سے گبر کو بہتر سمجھتا ہے جو اپنے قول اور عہد سے پھر جائے۔

★ اس آدمی کا اسلام، اسلام نہیں ہے جس سے گبر قول و قرار کی پابندی میں بہتر ہو۔

وہ مزید کہتا ہے :۔

★ اگر تو عہد اور قول پر استوار ہے اور تیرا سینہ صاف ہے۔ اگر تو دین و آئین مردان **رکھتا** ہے تو بس تو قیصر روم اور فغفور چین ہے۔ یعنی سلطان و شہنشاہ ہے۔

★ وہ فال اور ستاروں کی گردش میں انسان کی تقدیر نہیں دیکھتا۔

★ یہ جھوٹ ہے کہ سود و زیاں ستاروں کے ہاتھ میں ہے تیرے سارے کام حکم سبحان سے ہوتے ہیں۔

★ دوسروں کے لئے بھی وہی پسند کرو جو اپنے لئے چاہتے ہو۔

★ اپنے لئے اچھائیاں پسند کرنا اور دوسروں کے لئے برائیاں۔ یہ مومنوں کا مذہب نہیں سکھاتا۔

مختصر یہ کہ خوشحال خاں خٹک کی تعلیمات سراسر اسلامی ہیں۔ اسلام ہی اس کا اوڑھنا بچھونا ہے۔ قرآن پاک ہی اس کے فکر و نظر کا سرچشمہ ہے۔ خدائے وحدہٗ لاشریک ہی ہر چیز کا خالق و مالک ہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہی اس کے رہبر اور معلم ہیں :۔


خوشخبری

## دعوات حق کی دوسری جلد

جلد اول دستیاب نہیں

شیخ الحدیث مولانا عبدالحق مدظلہ کے خطبات و مواعظ اور ارشادات کا عظیم الشان مجموعہ علم و حکمت کا گنجینہ جس کی پہلی جلد کو ہر طبقے میں سراہا گیا۔ اور اہل علم و خطباء اور تعلیم یافتہ طبقہ نے ہاتھوں ہاتھ لیا۔ اور جس کا کوئی ایک نسخہ بھی اس وقت دستیاب نہیں ــــ الحمد للہ کہ انتظار شدید کے بعد اسکی دوسری جلد کتابت و طباعت کے مراحل سے گذر کر شائع ہو گئی ہے۔ تقریباً ساڑھے پانچ سو صفحات پر مشتمل اس دوسری جلد میں بھی دین و شریعت۔ اخلاق و معاشرت۔ علم و عمل۔ نبوت و رسالت۔ شریعت و طریقت کا کوئی پہلو ایسا نہیں جس پر حضرت مدظلہ نے عام فہم اور درد و سوز میں ڈوبے ہوئے انداز میں گفتگو نہ کی ہو۔ آج ہی کتاب طلب کیجئے ورنہ جلد اول کی طرح اسکی نایابی پر بھی افسوس کرنا پڑے گا۔ صفحات ۵۲۰۔ قیمت چالیس روپے طباعت آفسٹ۔ جلد دیدہ زیب

مؤتمر المصنفین ــ دارالعلوم حقانیہ۔ اکوڑہ خٹک۔ (پشاور)